قصہ سپاہی زادہ با تصویر

١٣٠٤

١٨٨٧

در مطبع احمدی دہلی مین احمد حسن خان کے اہتمام سے چھپا

Digitized by Panjab Digital Library / www.panjabdigilib.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی دے مجھے توفیق تقریر / کروں تا نظم یہ قصہ دلپذیر
پڑھیں جو اسکو ہووے خرم و شاد / کریں نیکی سے مجھکو پھر وہ یاد
اگر دیکھیں سخن میں نقص اور عیب / تو وہ اصلاح دے اسکو بلا ریب
قدیمی ہی نہیں میرا کرتب و دور / شراب عشق سے رہتا ہوں مخمور
نظر پڑتا ہی جس گلزار میں گل / وہیں ہے نالہ زن شیدا مثل بلبل
کبھی جاتا ہوں جنگل گاہ گلزار / کبھی کاٹی ہی جو دریا گاہ لاہو
محبت کا ہی گو ہمیں بندہ کر / ولی راہ محبت ہے کٹھن دور
شگفتہ ہی روح جیسی خندہ نشتر / سنو اسکو بیاں کرتا ہوں میں اب
مگر منظور نہیں ہے شعر عالی / ولیکن ہے فصاحت سے نہ خالی
نہیں ہے قول میرا یہ مجھے شوق / عبارت مختصر ہے مجھکو ہے ذوق

نیا قصہ ہی تو تازہ کہانی / رہے مجھسے الٰہی یہ نشانی
کہانی کو میری شہرت ہو کہ / نہ سمجھے عیب کوئی ہی ابھر
میں کہتا نہیں عیب ہے یہ / سراسر ہر جا ہی عیب ہے یہ
پھراتا ہی مجھے گردون بہاروں میں / ہر اک شہر و دیار و ہر مکانوں میں
سدا گردش میں رہتا ہو گردوں / ہمیشہ میں ہوں حیران مانند مجنوں
خوش رکھی مجھے فکر محبت / نہیں رہتا بغیر فکر محبت
یہی تھی نظم اک کرنے کا لائق / یقین ہے ہر یہ ہے اسکا نشانی
جو جا لائی یہ تجھے میں نظم لکھ / جو کچھ لکھا ہے اسکو میں کم لکھ
عبارت صاف میں لکھا ہے اسکو بطور / کلام مختصر ہے ... فی الفور

آغاز داستان

کسی بستی میں رہتا اک جوان تھا / صبح ہوشیار و کاردان تھا
کہیں جانا پڑا اسکو ... / سمجھتا اپنی گھر رہتا با آرام
جو وہ بیمار تھا اس طرح گھر میں / محلے نے لگا سب ملکی کار
کیا کر ... گئی گھر میں آج / بہلا ہے بیٹا گھر میں ...

سمجھتا اپنی گھر رہتا تھا خوش خو / کہ سب کچھ پاس تھا اپنا ...
ہوئی جب ایک مدت فلسی آخر / رہی آسودگی او سب تھوڑی پھر
بہت جب تنگدستی نے ستایا / تو آخر یہ ہوا ... آیا
ہوا آخر کو ... روانہ / گیا ... آب و دانا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

غرض پہنچا کسی دربار میں وہ
ہوا نوکر کسی سرکار میں وہ
ولیکن اس طرح کی تھی وہ سرکار
کہ بالکل تھی ملازم اُس سے بیزار

کسی نوکر کو واں سرکار گاہ گاہ
خوشی کی سا ملتی تھی نہ تنخواہ
میاں نکو نادہند کا تھا آزار
تھی اوس آزار میں دائم گرفتار

نہ تھی کچھ نادہندی میں ہے مشہور
بہت تھے تنگدستی سے ہی مجبور
جو اُنکے دران غرض لیجاتا ہے
بہت سختی سے دن اپنی گذرتا ہے

ہوئے نوکری کرتے کئی ماہ
لگا تب مانگنی وہ اپنی تنخواہ
ہوا یہ حکم مت گھبرا سپاہی
پڑی ہے کیا تیرا اوپر تباہی

نہیں تنخواہ بل میں کچھ ابھی کل
کہا تب خوش کریں ہم تجھکو دیکر
شتاب اب ہوگی تحصیل جاگیر
دلا دینگی تیری تنخواہ ساری

نہ گھبرا اور تقاضا ہی نکر تو
کہ بن مانگی طلب ہم دینگی تجھکو
سپاہی نے کہا پھر ہو نہ کس غم
کہ اب کرتے نہیں ہاں جی کری ہم

نہیں یہ نوکری مجھکو گوارا
کہ پھر گذران نہیں میرا گذارا
ملازم جو طلب اپنی نہ پاوے
کہو کس جا وہ کہانیکو لاوے

کسی اب اور ہی بستی میں جاکر
خدا کی فضل سے ہونگا میں نوکر
بس اب بندہ کو رخصت کیجیے
میری تنخواہ مجھکو دیجیے آپ

تمہاری نوکری ہے ہیجے چھوڑی
دلا دو تم ہماری کوڑی کوڑی
اگر میں سب طلب اپنی نہ پاؤں
تماشا خوب سا تمکو دکھاؤں

سپاہی نے مچائی جبکہ یہ دھوم
ہوا سردار کو اسدم یہ معلوم
کہ یہ اپنی طلب جبتک لیگا
ہمیں تب تک نہ ہرگز چین دیگا

حساب اسکی طلب کا کر دیجیے
کسی ڈھب سے یہ رخصت اسکو کیجیے
ولی پھر کیا کرتے تدبیر اسدم
کہ کچھ اپنی نہیں ہے پاس اسدم

سپاہی سے کہا یہ اے سپاہی
کہیں تجھسا نہوگا کوئی واہی
ابھی سے کاں تیرا گھبرا گیا جی
گذارا یاں تو نے اک برس بھی

تو ناحق نوکری ہر چھوڑتا ہے
مروت سے تو کیوں منہ موڑتا ہے
ہمارا حال ابتر سا ہے موجود
کہ اک کوڑی نہیں ہے پاس موجود

گیا ہی گذر تیری دیر ہی میں بیل
تو اچھا ہم ہیں دیتے تجھکو اک بیل
تجھی نقد دیویں ہم کہاں سے
فقط اک بیل تو لیجا یہاں سے

سپاہی نوکری سے تنگ تھا ہی
چلا اک بیل ہی لیکر سپاہی
بہت وہ بیل فربہ اور کلان تھا
قوی ہیکل بڑی قیمت اور جوان تھا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

غرض اوس بیل پر چڑہکر وطن کو
اگر بیچین کہین اس بیل کو ہم
سپاہی کا ٹھگون نے دیکہکر بیل
پراوسکی ہوس مین وہ چار ستیاس
یہ کہکر دونون ہی اوس جوانسے
کہا اب بیچیہون لیجی آپ
کہا اسکا نہ ٹہیری مول اسکو
سپاہی نے کہا اچھا چلو تم
وہ دونون ٹھگ حقیقی بہائی تہے
ٹھگائی کی لیے پہرتے سدا آپ
ٹھگون کی گہر جو آپہونچا سپاہی
خدا نے بیچ اب کس طرح جان
کرائی جیٹہ کیا اچھا جوان ہے

چلا دانستی وہ جب آپنے گہر کو
روپیہ اسکی ملین گے ساٹہ سی کم
کیا اپنی دلو مین بس یہی بیل
ہی اس سے ہاتہ آنا بیل دشوار
کہ تم اس بیل لاے کہان سی
پسند اس بیل کو لیجیے آپ
وہ ٹہیری گے کہ اب بہی کوئی دام
جو کچہ کہدو قیمت سو ہی دو تم
اوسی شب مین چلا اونکا پاس گہر
حفاظت کی لیے رستہ تہا گہر
تب اسکی فہم مین یہ بات آئی
کہ شاید اب آسیب مین آتا ہون میں
جو آیا بیل پر چڑہکر یہان

کہ گوتونی بہت یہان کیا ہے اوہر لیا
یہ جانا تہا وہ کہتا اپنی من مین
کہ گرانی لگی یہ بیل یہ بات
مگر کچہ اور ہی تدبیر کیجیے
اگر بیچو تو اسکو مول لین ہم
جو مین یہ بیل اپنا تمکو دون گا
چلو اگی کوئی مل جائیگا اب
سپاہی شہر ہی اپنا نزدیک
امیر اور وزیر لیتا اونکا نام
دغا سی مکر سی کیتا ہو لاکر
کہ ٹھگ ہین اور اونکا یہی کام
ٹھگون کی گہر غرض پہونچا جوان جب
کہا بیٹہ تو بیچ اپنی باپ سی یون

دے یہ بیل اچھا ہاتہ آیا
لی ڈہونگ ایسی اتی ہین من مین
تو کیا ہی خوب ہے والد یہ بات
کسی ٹہگ سے یہ اسکا بیل لیجی
جو ٹہیری اسکی قیمت تمکو دین ہم
روپیہ اس بیل کی مین ساٹہ لونگا
وہ ٹہیرگا جو ٹہیرادیگا وہ اب
بس اسکا مول ہان جائیگا ٹہیک
ہمیشہ رہزنی ہی اونکو تہا کام
سپاہی کو غرض وہ لیگئے گہر
سو جان و مال کا ہی جا خطر ہے
بہت خوش ہو کی بدذاتی کہا تب
کہ جانا آپ آیا یہ ہی کیون

اب اسکی بیل کو ہم مول لینگے / جو کچھ کہدوگی ہم سو اسکو دینگے
نظر اوسکی طرف اب کیجیے / اور اسکا مول ہی کہدیجیے

ہمین منظور ہے کہنا تمہارا / کرو اب فیصلہ یہ تم ہمارا
وہ بولا مین نے اب یہ بیل دیکھا / سو ہی یہ بیل اسکا جیسے کا

سنا یہ مول جب اوسکی زبان سے / چلا یہ بیل چھوڑ اپنا وہان سے
کہا جاتی ہین گھر کو ہی اب ہم / جو کچھ دوگی کہا لینگے وہی ہم

یہ کہکر اون ٹھگونسی وہ سپاہی / ہوا گھر کی طرف کو اپنی راہی
ابھی گھر جا کی اونسی اپنی بات / کرائی ہی سپاہی سے نوکری بات

نہ دیکھا جو مگر اپنا گذارا / کیا اوس نے نوکری مین کنارا
لگا تھا نوکری مین جب اک ہات / سو اک بستی مین ملکر دونون ذات

خرید لیتا اوسی نے گاؤ مجھسے / غرض کہیا عجب اک داؤ مجھسے
دی مجھکو نہین کچھ بیل کے دام / کیا اچھا نہین تونے یہ کام

پھر اک دن پاس اونکی جاؤنگا مین / کسی ڈھب سے کچھ اوسی لاؤنگا مین
جوانی چند دنکی بعد ناچار / کیا اپنا زنانہ بھیس تیار

بتاؤ کسطرح کا مار نہین کس / کہ جو دیکھی سو عاشق ہو مین بیکس
کہار ایسی بلائی خوب ہشیار / منگایا ایک ڈولا ہی طرحدار

سوار ہوکر کی ڈولی مین سپاہی / ہوا گھر سی ٹھگونکی طرف راہی
ٹھگونکا گھر گیا نزدیک پھر جب / کہاروں سی سپاہی نی کہا تب

کہ اس ڈولیکو یہان رکھکر کی اب تم / چلی جاؤ یہانسی گھر کو ہمدم
اگرچہ سب طرحکا خوف ہی یہان / مگر اللہ میرا ہی نگہبان

کہارونی محافہ رکھکی اسطور / لیا رستہ وہانسی گھرکا فی الفور
گھڑی اک ہان ہی جب اسکو آگئی / وہ دونون ٹھگ آگئی نظر پھر

نظر آیا ٹھگونکو جب وہ ڈولا / وہین ڈولیکے پردہ جا کی کھولا
نظر عورت پڑی ڈولی مین جیسی / ہوئی دونون [illegible]

کہا ای نیکبخت آئی کہان سے / بیان کر تو یہان آئی جہان سے
تو سچ سچ ہی کہدی حال اپنا / چھپا مت ہم سی کچھ [illegible]

کہا اوسنی کہون کیا اپنا احوال / عجب ہی طرفہ تر ہی میرا احوال
میرے باپ کیسی میرا شوہر / [illegible] کر کر رخصت [illegible]

ان

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

نکالا میرا زیور آہ سارا
کیا پہر ساتہ سے تیرے کنارا

وہ شوہر ٹل گیا جب سے ہے تو آہ
کہا رو کے تبہی اپنی گہر کی لی راہ

ہوئی تہی کچہ خطا مجہسے نہ زنہار
نہ جانوں کیوں ہوا وہ مجہسے بیزار

مجہی وہ چہوڑ کر کیوں بے ٹہکانے
گیا ہے اپنے کہاں اللہ جانے

نہ نکلی تہی کبہی میں گہر سے باہر
کروں احوال کیا کس سے یہ ظاہر

پڑی تہی میں لاوارث اکیلی
اب اس بندی کا ہے اللہ بیلی

خدا جانے پڑوں میں کسکے پالے
پڑی جیسی کوئی ہے مجہکو لالے

کوئی ہو گا نہ بد اندیش ایسا
ملا تہا میرا شوہر مجہکو جیسا

کہا ہم ڈہونڈتے جاتے ہیں اوسکو
ابہی یہاں ڈہونڈ کر لاتے ہیں اوسکو

طمع سے زیور و زر نقد و گوہر
لگی وہ ڈہونڈنے ہر طرف فی الفور

ہوئے ہر طرف وہ جنگل میں حیران
نظر آیا نہ اونکو کوئی انسان

نہ پایا جب کہیں ہمین کسیکو
تو آ گہیرا اونہوں نے پہر اوسیکو

کہا ہم سارا جنگل دیکہ آئے
کہیں تیرے میاں جینے بنایا

بڑا بیدرد تہا خاوند تیرا
کہ جسنے اسطرح منہ تجہسے موڑا

[illegible]سکے ملنے کی اگر تو
نگاہ لطف سے اب دیکہ اودہر تو

بدل ہم تیری دلداری کرینگے
نہایت دل سے غمخواری کرینگی

[illegible] بڑا کام
پہر اوس کمبخت کا ہرگز نہ لے نام

ہوا بیزار گر تیری وہ در سے
تجہے کیا کام اوسکی جستجو سے

[illegible]تی ہیں تجہسے ہی
اگر تجہکو رکہی کوئی بہی گی

ادا سے وہ دکہا کر آنکہ ایکبار
کہا میں ڈہونڈتی ہوں ہر محلہ جا

[illegible]ں اور اب میں کیا کرونگی
مجہے جو کوئی رکہیگا بہو نگی

رہی گی گر تو بیٹی سی یہی آنجا
تو جاویگی بہلا اب یہاں سے کیجا

پہر اپنی مجہکو جو کوئی کریگا
بڑا احسان وہ مجہپہ کریگا

جو دیکہیں اوسکی آنکہیں سرمہ آلود
وہیں عاشق ہوئے وہ دونوں مردود

کہا اک نے کہ تو میرے رہا کر
وہ بولا دوسرا تو رہ میرے گہر

زیادہ دل سے خوش رکہونگا تجہکو
کہ بہت تیری ہمائی ہے لگی مجہکو

کہا پہر دوسرے نے میں نہ مانو
تیری خدمت کا کیا ہی اقرار رکہوں

دل و جان سے تیری خدمت کرونگا
تیری مرضی کا لیکن تابع ہونگا

لگی ہونے جو یوں دونوں میں تکرار
تو دونوں سے یہ بولی پہر وہ ہشیار

کہ کوئی اور بہی ہے گہر تمہارے
کہا ہاں قبلہ گاہ ہیں گے ہمارے

کہا مت کچہ کرو تکرار یاں تم
یہاں آج لیچلو مجہکو وہاں تم

کہینگے وہ بزرگ ہیں جسطرح سے
یہ تدبیر کیجو تم اوسطرح سے

غرض ڈولی کو وہ دونوں اٹہا کر
چلے لیکے پاس اوسکو لیگئے گہر

سپاہی نے وہیں اک گہر کہلا
کیا بد بخت کو عاشق اپنی خر کا

کہا مینوں نے پہر یہ باپ سے حال
کہ اس عورت کا اک طرفہ ہوا حال

گیا خاوند اسکا چہوڑ اسکا
بہلا اب یہ بیچاری جائے کیسجا

رہی جاتی تہی گہر جاکر
اسی ہم پاس لائے ہیں تمہارے

رہی بیٹہ پاس میرے تا کہ اوسکے
رہے یہ اب کہو تم پاس جسکے

[illegible]ہا اوسکو ہشیار
کہا اسنے کہ بیٹو کیوں کیا

اگر تجہسے کیا اب آہ یہ کام
تو روٹی کا ہی ہوگا مجکو آرام

[illegible]ن تمہارے
نہ ہرگز کام آؤگی ہمارے

بہلا بیٹو کرو تم کیوں نہ وہ کام
کہ روٹی کا ہو جسمیں سبکو آرام

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

رہنگی گہر مین ہے پاس والد
یہ سنکر بات بیٹو کا گیا ہوش
وہ بڈہا باپ کہتا تہا جو انکو
کبہی گہر مین اوسکو زر دکہاتا

تو بیٹی خوش ہے بیٹی حسب دلخواہ
غرض چپ ہو رہے لاچار خاموش
خدا کرتا تہا او سپر اپنی جانکو
کبہی زیور کبہی گہر دکہاتا

مناسب ہے تمہین بس اپنے بابت
جوان بیٹی لگا بدہے کی پاس
کہلاتا تہا وہی کہانا عجائب
مکانمین جسقدر تہا نقد جناب

کہ ہرگز مت لگا دو تم اسی بات
رہی بیٹو نکو بہی ہرگز نہ آس
نہایت ہے عجائب اور غرائب
دکہایا سب آو کر اندر باپ

کبہی کہتا تہا تو گہر کی ہو مالک
بہت ہر طرف ہوتی تجہکو خوار ہے
جو بر تقدیر بیچ جاتی میری جان
دکہاؤن تجہکو کیا کیا چیز گہر کی
جو کچہ دل چاہے سو کہا نکو تو کہا
تو پہنا چاہتی ہے جیسی انگیا
بلاق چہا تو رکہہ اک ناک مین چلن
تو شرمایا نکر اب اسطرح جان
مین سمجہا تو بڑی گہر کی ہے بیٹی
حیا سی تو منہ کو کہولتی ہے

تمام اس لوٹ زرکی ہے مالک
اکیلی بن مین پہرتی ماری ماری
کہان پاتی تو کوئی محبا النسان
نہین دیتا کچہ سیم و زر کے
سدا دہو کہتا اور راگ لو گا
بنالی بے تکلف ویسی انگیا
نہ خالی چہوم کولینی کہہ کان
کہ آخر تجہکو بنا سے سدا یان
نہین ابتک کسیکی پاس لیٹی
حیا مارے تو کم بولتی ہے

نصیب اچہے ہے تہی میرا میری جان
اگر ہوتی وہان پر اور ہی ہے
بہلا تو بہی تو اپنی دلمین کر غور
خدا کا شکر کر اب تو دن رات
اگر دل چاہتی کہہ پوشش زرکی
نہتہ اور چہڑی ہی جیسی بہین دلکا
گہر ادو نگا مین پازیب تیار
تجہے ہی چہیے مجکو کام تجہسے
ہوا ہے ناز مین معلوم مجہکو
مگر کیون کر تسلی ہو وے میری

جو تہی میرے لئی آئی تجہی یہان
تو کہا جاتا تجہی اگر کوئی شہر
کہ کرتا ہو میں تجہپر پیار کسطرح
کہ ایسا مفت آیا گہر میرا ہاتہ
لگی گی لگنے تو صورت پر کہی
ابہی ہوسکتے ہین ویسی ہی تیا
کہ جسکی ور تک جاوے گی جنکا
چہپایا کر نہ تو منہ
کہ ہر ایک با
ابہی اک

یہ سن کر آو نہی اوس نی کہا یو
ہم آغوشی کا مجھکو کیا ہین ذوق
چلی جاتی وہ بیٹھے جب کہین کو
سپاہی نی کہا شرما کی لاچار
کہا موجود ہی گہر مین سبھی چیز
کہا جمعہ کا دن جو اتکی آوی
مجھی منگو جہ ہو فی دیکھی آپ
کہا جمعہ کیدن تو شہر کو جا
گیا ہوگا وہ جیدم ایک ہی کوس
ندی کہین گئے جو یہ دو دختر قاضی
کہا بڈہی نی سبھی ہی امر جان
نکالا منہ سی بیٹی نی نکیہ حسرت
پڑے مین گئے اب نکاح قاضی جی کر
گیا بڈہی نی جب گہر سی کنارا
مسلح ہو کی خاطر خواہ فی الفور
ڈہونڈہ کی اوسکو وہ حجرہ مین آیا
ہوا بیہوش جب اوسکو پڑھ کر

کہ جلدی عقد کر لی ہم کو یہ تو
مجھی تو آپ ان باتون سی ہی شوق
وہ چہوتا تب جوان شہر مکین کو
کہ کیسی آپ ہین دانا و ہشیار
تو کرتی کیون نہین ہی اسکو تجویز
کوئی جا شہر سی قاضی کو لاوی
جو کچھ دل چاہی سو کیجی آپ
اور ایک قاضی کو اپنی ساتھ لیجی
جوان بڈہی سی بولا کر کی افسوس
کبھی ہرگز نہو نگی ہمسی راضی
تماشی جا ہین اور یہان چپکی ہان
یہ سنتی ہی چلا وہ شہر کیطرف
سو مین تیار ہو بیٹہون نہا کر
زنانا بھیس سب اوسنی اوتارا
اور آگی پاس بڈہی کی ایسطرح
اودہر پہر اوسنی سوتی کو اوٹہایا
اور اک مضبوط رسی مین جکڑ کر

ہو کیجیب مجھکو دن یہان ہین چار
غرض ایسی جوان باتین بنانا
لگا بڈھا جوان پر ڈالنی ہاتھ
نکاح جبتک نہین ہوتا میرے سات
تو خود مختار ہی اس گھر کی ابجان
نکاح پڑہیجاوی وہ آکر زبانان
یہ سنتی ہی بہت خوش ہو گیا وہ
یہ پاکر حکم وہ اپنی پدر کا
رہی ہم ذکر مین قاضی کی مشغول
تماشون یہان پر قاضی جی کی گر
یہ بیٹا دوسرا موجود ہی گہر
فقط بڈھا ہی گہر مین رہ گیا جب
ذرا تم گہر سی باہر جا کی بیٹہو
وہین مردانہ جوڑا ایک پہنا
کیا جہک کر سلام اور یہ پوچہا
لگائی لات سر مین اسقدر بڈہی
کوئی کی بیچ مین لٹکا دو لٹا

ابھی ہون شرم کے مارے مین لاچار
کہ بڈہی کو یقین فی الفور آیا
یہی چاہا کہ سووین اوسکی مین ساتھ
لگانا ہی مناسب کب تمہین ہاتھ
کرانی ہا جسی اب اسکا سامان
نہین کچھ چاہتا ہی اور سامان
اور اک بیٹے کو پاس اپنی بلا وہ
ہوا جمعہ کیدن راہی شہر کا
تماشون یانکو کہنا گئی بہول
چلی جاونگی یہانسی طپس کہا کر
تماشی یان لی آوگا جا کر
سپاہی نی کہا بڈہی سی یہ تب
بلا لونگی تمہین گہر مین نہا کر
لیا گہر مین سی زر اور نقد گہنا
میرا تہا بیل کیا وہ چہنگی کا
کہ سوچی بیٹہ اور سر کچھ گیا ہٹ
لیا پہر وہانسی اپنی گہر کا رستا

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

نہ دیکھا کچھ ذرا بھی لا و آگاہ
ہتھوں نے گھر میں جب بڈھا نہ دیکھا
تلاش اونکو کریں ہم سمجھ کہ آ
کہا قاضی نے تو اب ہی جانا
نکاح عورت کا کب مجھ سی ہوئیگی
کہا مانو نہ ڈہونڈو اب کہیں تم
مگر اتنی کرو تم مہربانی
نظر کرتی ہی بس کیا دیکھتی ہیں

گیا اس سالن میں قاضی کی گھر کو بیاگا
ہوا اکبار دل کو سوچ پیدا
گھر اور باہر تو کی ہے جستجو جب
کہ مشکل ہے اونکا ہاتھ آنا
حوالہ میرے بیٹوں کے کرینگے
کہا بوگی کہاں اوسکو نہیں تم
کوئی سی لا بلا دو مجکو پانی
کہ بابا جی لٹکتی ہیں کیچ کی میں

وہاں تھی ہیں قاضی جی آئی
لگی کہنی بہت سا دیکھ کر وہ
کہا قاضی نے اسکی عمر کیا تھی
تمہارا باپ تہا اور بس سیانا
سمجھکر ابھی چلیں آپ ہی واللہ
یہ دن ہیں کہ تمہیں سے اپنی گھر کو لیں
کوئی باہر جو گئی پانی بھرنے
کوئی حمن سے شتاب اونکو نکالا

تماشا ان بھی دونوں ہا
خدا جانے گئے دونوں کدھر کو
کہا جو ڈھونڈی بابا بیڈرہ پر بسکی
وہ سمجھا یہ کہ قاضی جی ہیں دانا
کہاں عورت کو لیکر اوٹھ گئی
نہیں کچھ دیکھنا آتا پیش و پس اب
لگا اندر نظر اکبار کرنے
نکالا اور یک پہلا کے ڈالا

وہ قاضی دیکھکر یہ رنگ اور ڈھل
کبھی پیچھے بدن کو اوسکی ملیں
جب آیا ہوش میں یہ حالت احوال
اری تمنے نہ کچھ دیکھا نہ بھالا
سنایا ماجرا بیٹوں نے جس دم
کہ گڈری کی بھی یہ بابا و بنگی اوسکو

ہوئے گھر کو روانہ تیر کی چال
کہ بابا جی کی تھی ہے بہت سی ملین
کہا کیا پوچھتی ہو تم میرا حال
کہ وہ عورت نہ تھی تھی بلبل والا
لگی کہنی بہت سا ہو کے بیغم
تو ہم کو بھی کہا جاو ننگی بابا

جب آئی تن میں جی کی نظر
کبھی ہلا دیں اونکو
جسی سمجھا تھا تمنے وہ عورت
اوسنے یہ طرح مجکو گھسیٹا
کوئی ہیں ہی گوری کیا بات
نہیں لگتا

تو جیسی کر تم
کبھی
نہ تھی تمہارہ وہ اللہ عورت
او
کہ

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

کہیں ہوا کری وہ بانتہ کوہی ہے — عالم ہی ذرا دین وسکو دکھلا
نہ زر پایا کہیں او کچہ نہ یو — نہ پایا تیر وترکش اور نہ خنجر
بیان سب کہے چکا میں حال اسکا — سنو اب ماجرا تم مجہسے وہان کا
لگی کہیری ہی پہر دو دی پڑنے — کہ تا مفلس ہی ہر ایک جانے
دوا میں ہی بہت وہ تہی پکا — بغیر اوسکی بجانا ڈالنا ہاتہہ
وہ چلتی چلتی پہونچا اس کہ ہی — لگا پاتا تہا ٹک جسکے اندر
ہوا تہا جو مشہور جا بجا میں مشغول — سو آ پہونچی وہیں وہ دونون مجہول
کہا حال اب آپ آئے کہان سے — کہاں پہر آپ جاوینگی بیان سے
کہا اوسنی نہایت ہے سچ تم کہین — ہر ہر ہمنین اک طرح مسکین
ملے ہے جو کوئی بیچارہ رنجور — وہین کرتا ہون اسکا دور دکہ
نجوم اور شاستر ہی جتن آگاہ — مجہے معلوم ہی سب بہ کی راہ
غرض ہر ایک فن میں ہیں ہوشیار — ولیکن تنگدستی میں ہیں لاچار
کہا گر آپ ہین ہر فن میں ہوشیار — تو دیکہی آپ یہان وہ دوڑ لاچار
پڑی ہین قبلہ گاہی آپکے بیمار — نہایت ہو رہے ہیں کہو لاچار
بس اب چلیے یہاں سے گہر ہمارے — بدل تا لیجئے گا ہم تمہارے
اسی باعث سی میں ہون نکلا ان گہر سے — کہ وہ کیجے کہ کچہ نہ رہا بہ آپ ہے
یہ کہکر ہو لیا ساتہ اونکی وہ بہا — او نہون نے پہر لگا اسکا لیا ہاتہہ
غرض وہ ساتہ اسکو لیگئے گہر — بڑی عزت سے بٹہلا یا پلنگ پر
کہ یہ اکر جو بیٹھی ہیں پلنگ پر — انہیں دیکہیں سی ایک نظر پہر
سنیگے وصف انکی آپ کیا اب — علاج اپنا کرا لینگی بس اب
کہا گر آپ میں ایسا ہنر ہے — تو صدقہ میرا تیر سا گہر ہے

یہ کہکر پہر لگی وہ دیکھنی گہر — بنایا کچہہ بہی رکہتا تہا جہان پر
جو دیکہا گہر کو خالی مال زر سے — لگے سر مارنی دیوار و در سے
جوان تہین وہین گہر اپنی رکہکر — کسی ہی حال اپنا کچہ نہ کہکر
بنا وہ اسطرح کا سید ہا سادا — کہ پہچانے نہ لوگون کا پہر نہ دادا
ٹہگونکی گہر سو او سکو پہنچی تاک — چلا وہ اونکی گہر کے سمت بیباک
ہہا کی اور وہان جنہین لگا کے — لگا پوچہا وہ کرنی من لگا کے
کہی بیٹہ اوسکی دونون بہر وہ — لگے کرنی جوان سے گفتگو وہ
بیان ہمسے کرو تم اپنا پیشہ — کہ کیا کرتے ہو تم پیشہ ہمیشہ
چلا آتا ہوں میں یہاں اپنے گہر سے — بہت آگاہ ہون ہر ایک ہنر سے
مریضونکی مرض پہچانتا ہون — مریضونکی دوا کرتا جانتا ہون
بہت دیکہتا ہوں میں شگون ہے — پہلی ہی دیکہتا ہون اور بہ ہی
چلو میں ہی کہیں کہا ہے کانے — لگاہی تاک میں جو تم اپنا آنے
ابہی ہانسی کہیں ہرگز نجاو — جو کچہہ دل چاہی سو کہا انکو کہا و
توجہ کرکے او نکا دیکہی حال — کہ کیا کچہہ دردہی اور کیا ہے احوال
کہا اپنی تو یہی آرزو ہے — مریضونکی نہایت جستجو ہے
دکہاو نگا تمہین اپنا ہنر جب — لگے کہا نہ میرے تمسے کچہ تب
اگر ہی باپ بیماری تمہارا — [illegible] دلاو اسکے دمہ ہی ہمارا
پہر اپنا اک طرف بلا لے گیا بیمار — لگے وہ باپ پکرنے اظہار
انہان لاچی ہی یہان قسمت تمہاری — یہ سب کہو دیگی بیماری تمہاری
وہ ڈہا ہو گیا خاموش [illegible] — وہیں کے بندگی اسکو اوٹہا ہاتہ
بہت اچہا کیا آئی یہان تم — دوا میری کرو ای مہربان تم

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

رخ صحت اگر دکھلاینگے آپ
تمہارا بھی دوا جو مین کرونگا
کرون تشخیص دیکھی کی دیکھکر نبض
مرض مجھکو نہین کچھ تنکے اندر
لگا پہر دیکھنے وہ اوسکے تنکو
اور آتا ہی نہین نظر اک گھاو
کہو کس مدعی نے ہاتھہ ڈالا
ذرا ہی سی اشارہ مین ہمارا
مین کہہ سکتا نہین کچھ ماجرا سب
کہی ہین نبض اوسکی تھمنے کو جب
نکی ہی ذرا بھی لمین کچھ غور
دیکھا ہی جو اوسنی ایسی گہر گہر
بہت سا اوسنی پیا تک مجکو مارا
غرض اوسنی بہت مار کیا کہو مین

تو سب کچھہ میرے گہر سے پاؤ گے آپ
تو کچھہ دکھہ آنکھا رہنی ندونگا
کہ لرزہ بھی تمہارا پاتے ہے قبض
مرض میرا عیان ہے سب بدن پر
کہا پھر دیکھکر سب تن بدنکو
کسی دشمن سے کہا پائی ہی داو
کہو کس سے پڑا تھا تمکو پالا
کیا معلوم تمنے حال سارا
مگر کچھہ اب نا ہو تمہین آب
گیا وہ بیل اپنا چہوڑ میان تب
بس عاشق ہو گئی ہم دیکھ بے طور
کہ جان اپنی لگا کرتے قربان
گیا وہ لوٹ پہر سب گہر ہمارا
یہی تہری چہکا ہوا ہو مین

کہا پھر کی دیکھ ہون مین وہ صید
شتاب اسطرف کو اب لائی ہاتھہ
کہا کیا دیکھتے ہو ہاتھہ میرا
دو لکیرے بدنکی اب کیجے
کہ دیکھا مین بدن سارا تمہارا
ہوی ہوگی کسی سے یا لڑائی
کہا بدلی بس اب ہنسنے جانا
سہین بیشک سنایا تمنے
کہ لایا تھا جوان اک بیل ہجا
زنانی ہین سی پہر یہان آیا
لگا رہنی ہمارے گہر مین آکر
کئی دن بعد پہر یہ داو کہیلا
کہا اوسنی بہت بیچا کیا ہے
سو اوسکی وہ لیکر سیم مال

کہ کر دیتا ہون میں دکھ کو ناپید
مجھے اپنا ذرا دکھلائی ہاتھہ
نہ دیکھو ہاتھہ دیکھو گات میرا
خبر میرے بدن کی آپ لیجے
رہا ہی جسطرح یہ سوچ سارا
لڑائی مین کہین کچھ چوٹ کہائی
کہ ہو تم بھی نہایت مرد دانا
بتا دیکھ دیکھ دیا ہی سبی نے
تو پوچھا اوسنی مجھسی مول اسکا
ہماری ساتھہ کیا کیا روٹا یا
لیا سب مینے گہر کا دل اکٹھا
کہ مجکو دیکھکر گہر مین اکیلا
جو تمکو اسطرح کا دکھہ دیا ہے
اکیلا ہاتھہ نے کچھ کہا ہمارا

یہ کہکر پہر بنایا اوسنی مرہم
کبھی سینکی بدنکو آگ سے ہی
کہلاتا تہا کبھی وہ مونگ کے دال
کہ تمکو خوب ہی دیکہہ لی دوا یاد
مجہی اب کر چکی ہین آپ چنگا
ابہی کہاؤ دوا دو چار دن اور
ہوے جو چیز کی ہے جیسے تجویز
خدا چاہے تمہین آجاوی وہ زور
اگر لینی دوا ہین آپ جاؤن
یہ سنتی ہی گرا پیرونمین پہر وہ
کرو ایسی ہی مجہپر مہربانی
نہین میری تہ مرضی خود ہی زنہار
کیا لینے دوا جو کچہ بتا ہی

لگایا زخم پر پہر اوسکی مرہم
کبہی مالش کری تیل اور گہی کی
کبہی قلیہ کیے چہلیاں ڈال
ابہی تم تو حکیموں کی ہو اوستاد
جو فرماؤ تو نہاؤن جا کے گنگا
نہلاؤنگا تمہین ہرگز نہ فی الفور
سو اب بازار سی آویگی وہ چیز
کہ بس اوس سے کہا ہو پہر تنور
نہ جاؤن جا کی آون ہاتھ آوے
اور اسکی پاؤن پر اپنا سر وہ
پہرا یا جاؤ اور آوی جوانی
کہ جاؤ تم دوا کو سوی بازار
گہڑی اک بعد پہر بولا سپاہی

کہین ملہی ہی لگائی اور کہین کچہ
کبہی گہی ہی کرتا تہا وہ پرہیز
لگا چنگا وہ ہونے دون بدن جب
مرض میرا گیا ہی اپنے دور
کہا چنگی ہوئے ہو تم ابہی کب
دوا ایک اور بہی کہاؤ گے تم
کہون میں جو کچہ اب منگوایئے آپ
غرض تمکو کرونگا اسقدر شاد
کوئی ملجایگا وہان مجکو بیمار
کہا ہان مجکو ایسی ہی دوا دو
دوا لینے نہ تم بستی کو جاؤ
کہا پہر یہ امیر اکو بلا کر
کہ یاد آئی ہی مجکو اک دوا اور

لگائی وہ لگا ہر دم کہین کچہ
کبہی گہی دال مین کرتا تہا پرہیز
سپاہی کی صفت کرنی لگا تب
ہوا نہین ایکا کسطرح مشکور
نہ بیماری گئی ہی آپ کی سب
تو بڈہی ہی جوان ہو جاؤگے تم
اور اوسکو دو دسی پہر کہا کہ آپ
کہ رکہوگے ہمیشہ مجکو تم یاد
نہ آئی دیگا مجکو وہا لسنی زنہار
جو ہو جاؤن جوان پہر از سر نو
امیرا لاوے گا جو کچہ بتاؤ
کہ لاؤ اک دوا بستی سے جا کر
منگانا چاہئے وہ ہی کسیطور

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

منیر ابہی وہان موجود تہا ہی
زر و زیور جیسی اوسکی تہا وہ آگاہ
کہا پہر آپ یہہ بتلاوینگی
پڑا ہی بڑا اسقدر سر مین لگائین
اودہر گہر آئی پہونچا وہ سپاہی
کہا یون کس لئی بیہوش ہو تم
کہا پڑ ہی کچہہ اک ہوش مین آ
گئی ہو تم جبہی دونون اودہر کو
ہوا جبتک نہین بیہوش ہی ہم
مجہی اونی کیا ہی کسطرح تنگ
یہہ اچہا ہیل لگا آہ تم یہان
پہر ہی وہ جیسی منیر لینی کو جان اب
کہا بیٹیون نی گر آویگا وہ پہر
وہ یہان جس گہڑی آویگا مکار
رہینگی فکر مین اب اوسکی دن رات
یہان وہ مکر سی آیا ہی دوبار
سنو اب اوس سپاہی کا یہہ احوال
کبہی وہ خوب سا حلوا پکاوی
لگا وہ خرچ کرنی جسجگہہ مبارک
کہی اون بیبیون نی اوس سی یہہ بات
نظر آتا ہی تو زردار ہمکو

ہوا گہر سی اودہر کو وہی پیر آئی
لیا پہر تو زر حسب دلخواہ
میرا اصطبل کیا وہ جو کہہ کہنی لگی کا
کہ گنتی مین ہی بدن کو تا نئین
اودہر پہر آئی جبہی دونون بہائی
کہو کسواسطی خاموش ہو تم
کہ پوچہو ہو میرا احوال تم کیا
لیا لوٹ سب اوسنی مین گہر کو
وہ ماری گیا پاپوش ہیہم
نہین کچہہ خوب سے میری ریت کا ننگ
چلی جس دم کہ بیچی ہی پہر جان
گہر اپنا چہوڑ کر جاون کہان اب
ہم اوسکا کاٹ ڈالین جو ہین سر
اوسی جہینا ہم بہت رہینگی یہان
کسی دن آخرش لگجاویگا ہاتہہ
کبہی کیا پہر نہ آویگا وہ مکار
کہ کیا کیا کچہہ کیا پہر جا کہی خالی
کہا اوسی داہد کو اور آپ کہا وہ
دل ہمسایگان جل جل ہو خاک
کہا انسی زر لگا اسنا تیری ہاتہ
بہت زردار اور ہوشیار ہمکو

اکیلا رہگیا بڈہا گہر جب
وہین پر سامنی بدہی کہ اگر
پہنچی ہی غرض اوسکی گو ہو ہوش
ہوا وہ جبکہ بیٹہی ہی بیہوش
پید کانہی دیکہا جب کہ یہ حال
نظر آتا نہین وہ بید ہی گہر
جبی ہوتا تہی سمجہا بید واللہ
پہر اگر سامنی ہی میری وہ بدذات
کہو جاون کہان مین اوسکا مال
وہ کس کس رستی آتا ہی افسوس
نہین وہ چہوڑتا بچا ہمارا
اگر وہ یونہی یہان آتا رہی گا
کرا ہی ظلم اوسنی ہمیشہ بے طور
خبردار اوسکی اب ہر دم رہینگی
بس اب گہر سی نکالوینگی کہین آپ
غرض وہ پہر طرح سی ہو کر جوش
لگا بازار سی سب کچہہ منگانی
کبہی آمیز کے شکر اور گہی
جو چیز ملتی تہی اوسکو وہ تنگ
جو کرتا تہی یہہ نہ سودا مین خرچ
تو ہی آسودہ حال و دہیگا خوشحال

سپاہی نی کمر باندہی ہی ہمت
یکایک بندگی کی سر جہکا کر
اودہر لی ہاتہہ مین جلد اپنی پاپوش
چلا گہر کو سپاہی ہو کے خاموش
لگی تب پوچہنی وہ اوس سی احوال
کہ جو پہر بات مین کہتا تہا پہر
سو نکلا بیل وہ اک شخص بدخواہ
لگا بس مارنی پاپوش اوسکی لات
وہ یہان کرنی نہین دیتا گذارا
وہ کیا کیا اوٹ کہلاتا ہی افسوس
کرین ہم کسطرح اپنا گذارا
تو اکدن جی میرا جاتا رہیگا
نہ پہولینگی کبہی ہم اوسکا چہو
بہت ہی ہوشیار اب ہم رہینگی
رہینگی کوئی دن جبتک یہان ہم
پہر آخر ہو گئی ناچار خاموش
لگا میوہ مٹہائی روز کہانی
مزہ سی ہان مارے ہیات ہر ہی
یکایک دیکہا وہ ہو گئی دنگ
نہین کرتا ہی وہان کمتر بہی خرچ
اودہر ہی ہو ذرا متوجہ احوال

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

بہت تکلیف سی ہیں اجکل ہم
کیسے ہاتہہ اسکو بیچ آیا
کہا بیچ تو کہی تہی یہ بات
بلا شک ہے بہت وہ مرد شریف
ولیکن اسکی بیٹی ہی جو دو اوپر
پدر کچھہ اونکا ہیگا مرد معقول
نکالا تہا سو تمنی ابتو جانا
وہانسی تم بہی آوگے خالی
بس انکی ساتہہ ہمکو بیچ دو ان
رہا نزدیک گہر جب انہکو کا
کہ کوئی آدمی ہی گہر پی اسم
اگر بیٹا وہان ہوگا فقط گہر
اگر اوسکی بیسہ گہر ہو تمکو موجود
نہین گرو ایسی تم بہی نہ ہلد
امیر اور منیر اگہر تھے موجود
یہ سنتے ہی وہ باہر گہر سی آئے
لگی ہونے پھر آپسمین لڑائی

نہین اس حرمسی فارغ ابہی ہیچ
پہر اسکا مول ہی ہمنی نہ لیا
کہ قیمت بیل کی آئی نہین ابتک
اور اسکا بہی نہایت کچھہ دل ہے
سوا انکا بہی نہایت طور بیطور
جو اسکا خرچ دینی کا ہی معمول
بدولت اوسکی مین کہا تہا تمہاد
کہ ہی جاگہ وہ بیٹی کہی ہیاں
بڑا ہوگا تمہارا یہہ احسان
جوانی دو رسی گہر انکو کہلا
کہ آگئین یہان ا کلم کو ہم
بہت سلہر بان ہی گاوہ تمپر
خفیش کو مستعد ہونگی وہ دو
جو کہا وہ گئے اونکا ہا تہسی مار
یکایک جلاکی وہ دو نون بیچ دو
اونہونی بہی قدم وان سے اٹہائے
لگی کہنی بہت مارا کہا ہی

کہا تہا پیشتر سے تونے اگر
یہ کہ کہ اب کیا لایا وہانسے
گیا پہر بیچ اونکی پاس دوبار
چلا جاتا ہون اسکی پاس جہی ک
میں بیچ جاتا ہون اپنے بیل کو دام
کرونمین کسطرح سے اسکی تعریف
بہلا تم بہی چلو اب میرے ساتہہ
وہ بولی ہوگی خوش خاطر ہمارا شاد
گیا کچھہ بہید سے اونہ آگاہ
کہا یان سے قدم جلدی اوٹہاکر
تمہارا نام پوچہینگی وہ جبہی
تو اوسخص آپکی بہا سکی لیگا
اونہین تم دیکہتی ہی بہاگ جانا
غرض دو نونی دروازی کی اوپر
لگے کہنی کہ کیا ہے نام تیرا
لگے بہاگنی جب ہالسی تو یہین
جوانی دور سے دیکہا جو یہ حال

کہ لایا بیل ہین بیچ اک جاکر
کہ آیا ہے سفر کرکر جہان سے
دیا کچھہ خرچ مجھکو چار ناچار
وہ دیتا ہے مجھے کچھہ خرچ تہی
تو لڑائی لگی ہین وہ بد انجام
کہ ہو سکتی نہین ہی اسکی توصیف
یقین ہی خرچ کچھہ لگ جائیگا ساتہہ
بجالاونگی ہم بہی حسب ارشاد
چلا وہ بہائیونکو لیکے ہمراہ
یہ دو آواز دروازے پہ جاکر
تو کہنا بیل والا ہون سپاہی
کہ یہ اونہہ تمہاری سر دہر یگا
وہانسی بہاگ کر پہر گہر کو آنا
ہنگو نکو دی وہین آواز جاکر
کہا ہی بیل والا نام میرا
لیا انکو پکڑ دو نونی وہین
وہانسے دو رسر رستہ سی فی الحال

Digitized by Panjab Digital Library | www.panjabdigilib.org

ہٹگو نکلی گہر پہنچ اور لیکی پوش
گہڑی اک بعد آئی دونوں بد ذات

وہیں ہاتھی کی گہوری مار کر ہوش
بہت سا بوجہ تہی اوس جہاڑ گیا حسرت

پہر اپنا بیل کہول اور سوچا
جو دیکہا باپ نے اوس کو بہت شوش

دلیر اتنہا وہ مالنے روانہ
تو میون نے کہا تم کیون ہو خاموش

گئے سہو تم بہالنے آہ جو ہین
گیا فی الفور بالنے بہاگ گہر کو
کہا وہ مدعی یہان کیونکر آیا
ہم اوسکا گہری گہر مین کام کرتے
مگر یہہ ہار ہوا وہ لیگیا بیل
گیا وہ بیل لیکن بچ گئی جان
غرض یون کر گئی باتین بادل تنگ
کہ جب لیکر گیا وہ بیل گہر پر
انہون نے ہمکو مارا اسطرح سے

سپاہی بیل والا آیا وہین
نہ دیکہا پہر نظر پہر کر ادہر کو
اوسے تو مار کر ہمنے بہگایا
تمہارا اور اپنا نام کرتے
کہ اس کمبخت کا منحوس تہا بیل
کہ وہ مکار آو یگانہ پہریان
پہر آخر ہو رہا چپ بد اندیش
تو بولی اوس سے وہ دونون پہر ادہر
گئی عزت ہماری اسطرح سے

مجہے سچ سچ تو کیون ہے خوب سا مار
نہ جا کیون گئی تہی بیالنے کسجا
بہلا تمنے نہ کیون ہمکو پکارا
کہا بدبخت نے تمسے کچہہ ہوتا
نہ ہوتا اگر ہماری گہر مین جیسے
ہمارا لٹ گیا گہر جیسے سارا
ٹہگو کا کہہ چکا مین ماجرا سب
کہ وہ ہانسی ٹل گیا تہا تو کدہر کو
پچہڑا کر اپنا پیچہا اوسنی جو تون

پہر اپنے بیل پر چہ پکڑ وہ طرار
یہ کی تخریب میری آنہیں بیجا
ہمارے ہاتہہ سے جاتا وہ مارا
جو ہوتا یون تو مین کام ہمکو رہتا
سراسر ہو گئی برباد تب سے
چہپا مکار سے پیچہا ہمارا
سپاہی کا سنو احوال تم سب
وہ دونون ہمکو آ گئی تہی ویدہ تو
گہرائی بہاگ کر نکی دوان دونون

کہا مین کہدیا تہا اولا ہے
ادہون کے گہر گیا تہا مین ہی واللہ
ملیگا اگر کوئی گراہک مجہی اور
بس ابسے خوشدل ہاتہ دہو بند کرتو

کہ بیٹی اوسکی ہی بیچ ذات واہی
مگر مجہکو دیا کچہہ بہی نہ خرچ آہ
تو مین ایسی بیل کہ بیچ لگانی الغرض
بہت سا کہہ چکا ہی درگذر تو

نہ دیکہا ہوگا ہرگز کہیں بہی وہ عیش
جو مانتہ ہی نہ دیکہا بیل کا کوتل
جہانسی بیل کے مین دام لونگا
تمام اب ہو چکی یہ سب کہانی

لیے تمکو بہی ہونگی وہ بدکیش
تو لایا اوسکی گہر سی بیل کو کہول
وہانسی کچہہ تمہین ہی خرچ دونگا
بہت ہی تو لی کی گوہر فشانی

تمت الکتاب بخیر

تمت تمام شد فقط